بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یَّتَّبِعُ مَا یَتَبَعُ مَا یَتَبَعُ مَا یَتَبَ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء

دنیا میں امن صرف اسلامی اصولوں سے ہی قائم ہو سکتا ہے

گزشتہ اداریہ میں ہم نے واضح کی ہے کہ صرف اسلام نے ہی ایسے متعین اصول پیش کئے ہیں۔ جن کو زیر عمل لاکر دنیا اس مقصد کو حاصل کر سکتی ہے اس کی سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اسلام سے پہلے جتنے مذاہب ہیں سب کے سب کسی نہ کسی طرح سے کسی خاص ملک یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مذہب سے ہماری مراد وہ مذہب ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کو دیا جاتا رہا ہے۔ اسلام نے اس امر کو بھی واضح کی ہے۔ کہ تمام اقوام کی طرف اللہ تعالےٰ کے رسول آتے رہے ہیں اور تمام اقوام کی ہدایت کے لئے کوئی ڈرانے والا آتا رہا ہے۔ اگرچہ ایسے رسول اور ڈرانے والے اپنے ملک اور اپنی قوم تک ہی کیوں نہ محدود رہے ہوں۔

ہم حضرت بدھ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثالیں زیر غور لا سکتے ہیں۔ اول الذکر ہندوستان میں اور آخر الذکر فلسطین میں مبعوث ہوئے حضرت بدھ ہندوؤں یا یوں کہنا چاہیئے۔ برہمنزم کی اصلاح کے لئے آئے آپ کا مشن مختص بالمقام اور مختص بالقوم تھا۔ جب آپ مبعوث ہوئے تو ہندوستان میں سخت بدامنی اور بے انصافیوں کا دور تھا۔ برہمن انسانوں کے خدا بنے ہوئے تھے۔ ویدوں کی تعلیمات میں تحریفیں ہو چکی تھیں۔ اور اس حد تک کہ حضرت بدھ علیہ السلام نے ان کی "authority" سے انکار کر دیا۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ آپ نے لوگوں کی ذہنیت پر خاص اثر کیا۔ ذات پات کا بھوت جو ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ اور جس کی آڑ میں برہمن لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ آپ کی تعلیمات کے زیر اثر بے دست و پا ہو گیا۔ راجہ اشوک کے عہد میں ہندوستان کا مقبول عام مذہب بدھ ازم ہی تھا۔ مگر برہمن جو قدرتاً ذہین واقع ہوا ہے تاک میں لگا رہا۔ موریا خاندان کے بانی اوپنچ جاتی نہیں تھا۔ راجہ اشوک اسی خاندان سے تھا۔ اس کے عہد میں ہندوستان بدھ ازم کو ایک اصلاحی تحریک سمجھا جاتا اور ہندو ازم کی برائیوں کو دبا دیا جاتا۔ خود اس کے پیرو دوسری انتہا تک پہنچے اور معاشرہ میں پھر خلا پیدا ہوتا چلا گیا۔ جس کو پُر کرنے کے لئے برہمنزم حرکت میں آیا۔ اور ہر طرف اس کے ایجنٹ بدھ ازم کو مٹانے پر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ بدھ ازم کو ایک طرف لنکا اور دوسری طرف چین میں پناہ لینی پڑی۔ اس طرح جو مذہب صرف برہمنزم کی اصلاح کے لئے اٹھا تھا۔ نہایت مسخ شدہ صورت میں ہمسایہ ملکوں میں پھیل گیا۔

یہی داستان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق میں مغربی ایشیا میں دہرائی گئی۔ آپ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر جب یہودیوں نے آپ کو نہ مانا تو ان میں سے پولوس نے عیسائیت کو مسخ شدہ صورت دیکر یورپ میں پھیلانے کی کوشش کی۔ چونکہ آپ کی تعلیمات بھی صرف ایک قوم کی اصلاح کے لئے تھیں۔ اس لئے اس کو یورپ کی بت پرست اقوام میں قابل قبول بنانے کے لئے بت پرستوں کے رسوم و رواج کو عیسائیت میں فراخ دلی سے داخل کر لیا گیا۔

الغرض یہ دونوں مذاہب مختص بالقوم تھے۔ مگر چونکہ ان دونوں میں نرمی کی تعلیم نمایاں تھی جب اپنی اپنی قوم اور ملک میں مقبول نہ ہوئے۔ ان کے پیروؤں نے دوسرے ملکوں اور دوسری اقوام میں اس کو پھیلانے کے لئے کوششیں کیں مگر چونکہ دوسری اقوام اصل مذاہب سے جن کی اصلاح کے لئے وہ کھڑے تھے آشنا نہیں تھے۔ اس لئے دونوں کا حلیہ بگاڑ کر انہیں دوسرے ملکوں میں رائج کیا گیا۔

آج جس صورت میں بدھ ازم اور عیسائیت کو پیش کیا جاتا ہے اس کا ان ادیان کی حقیقت سے بہت دور کا تعلق ہے۔ جہاں حضرت بدھ کو منکر خدا بنا لیا گیا ہے۔ وہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا یا خدا بنا لیا گیا ہے۔ یہ تبدیلیاں محض ان کو غیر اقوام میں مقبول بنانے کے لئے کی گئی ہیں۔ ورنہ ان کی تعلیمات اصولاً مختص بالمقام اور مختص بالقوم تھیں ان میں ایسے اصول موجود نہیں تھے۔ جو تمام دنیا میں امن کے ضامن ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں دین اس بارے میں کوئی ٹھوس اور معین لائحہ عمل دنیا میں امن کے قیام کے لئے نہیں رکھتے۔ اس طرح ان ادیان کے پیرو تضاد کے شکار ہیں۔ ایک طرف تو وہ نرمی کی تعلیم دیتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے غلط طریق پیش کرتے ہیں خودکشی یا نفس کشی۔ ترک دنیا وغیرہ ایسے اصول کچھ عرصہ کے لئے تو دوسروں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن دنیا سے ظلم و ستم مٹانے کے لئے کوئی ٹھوس بنیاد نہیں بن سکتے۔

ان دونوں کے برخلاف اسلام امن کے قیام کے لئے ایک منظم لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور نہایت وسعت کے ساتھ ہر پہلو کے لئے ہدایت دیتا ہے۔ جو عملی زندگی میں ہماری راہ نمائی کرتی ہیں۔ اور جن کو زیر عمل لاکر دنیا میں امن کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔

سب سے پہلا اصول جو اسلام پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ایسے خدا پر ایمان لاتا ہے۔ وہ یہ رہنمائی بھی پاتا ہے کہ ہر انسان جو اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا قیام اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی اس کے لئے رزق مہیا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں۔ اسی طرح اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے۔ یعنی جب یہ کتاب سب انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ کسی بشر کو دوسرے پر کوئی فوقیت محض رنگ یا نسل کی وجہ سے نہیں ہے۔ یہی نتیجہ اس امر سے نکلتا ہے کہ اسلام کا رسول رحمۃ للعالمین ہے کوئی بشر بھی اس رحمت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ (باقی)

لہرائی ہے کرن جو محمدؐ کے نور کی

لہرائی ہے کرن جو محمدؐ کے نور کی
ظلمات جگمگا اٹھی نزدیک و دور کی

غارِ حرا کے دل سے وہ ابھرا ہے آفتاب
لَو بجھ گئی چراغِ تجلّائے طور کی

جب خشک ہونے لگتے ہیں چشمے زمین کے
بارش فلک سے ہوتی ہے آبِ طہور کی

چلنے لگی ہے جب سے مسیحِ زماں کی سانس
ہلنے لگی ہیں میتیں اہلِ قبور کی

تنویر اگر ہے چاک گریباں تو کیا ہوا
باتیں تو خوب کرتا ہے عقل و شعور کی

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

144

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۶)

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت

حق یہ ہے کہ اگر منہاجِ نبوت پر حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کے دعوے کی سچائی کو جانچا جاتا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جن اصولوں اور معیاروں کی رو سے راستباز ٹھہرے تھے اُنہی اصولوں اور معیاروں کی رُو سے آپؑ کی صداقت کو پرکھا جاتا تو آپؑ کی سچائی کے ثبوت میں یہی ایک نشان کافی تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کی خاص نصرت فرمائی اور آپؑ کو غلبہ بخشا۔ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ اُس کے رسول اور اُس کے مامور ہی بالآخر کامیاب و کامران ہوتے ہیں اور انہیں ہی حقیقی غلبہ عطا ہوتا ہے اور نصرتِ الٰہی کے وہ حقیقی مورد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔

(سورہ المجادلہ ع ۳)

اللہ تعالےٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوا کریں گے اور پھر فرمایا کہ یہ غلبہ اللہ تعالےٰ کی خاص نصرت اور تائید سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

(المومن)

ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اس دنیا میں بھی نصرت اور مدد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ کامل نصرت حاصل ہوئی۔ دُنیا دیکھ رہی ہے کہ کس طرح خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور برگزیدہ مسیح موعودؑ کو غلبہ نصیب ہو رہا ہے۔ باوجودیکہ مخالفین نے حضرت مرزا صاحبؑ کی مخالفت میں ناخنوں تک زور لگایا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور تائیدیں اور بھی زور سے ہوئیں اُسی کے موافق جو خدا تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا تھا کہ میں اپنے برگزیدہ رسولوں کی مدد اور نصرت کروں گا اور انہیں غلبہ اور فتح عطا کروں گا۔ حضرت مرزا صاحبؑ سے اللہ تعالےٰ نے مخصوص طور پر بھی یہ وعدہ فرمایا تھا۔

يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔

یعنی خدا تعالےٰ تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ وہ وقت قریب ہے کہ تیری مدد کی جائے گی۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے۔

(ملفوظات صفحہ ۲۲۵-۲۲۶ جلد ہفتم روحانی خزائن جلد ۲)

اللہ تعالےٰ کی خصوصی تائیدات اور نصرتوں اور مخالفین کے منصوبوں کی ناکامی و نامرادی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں:۔

"خوب سوچنا چاہیئے اور خوب غور سے سوچنا چاہیئے کہ اگر یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے پیشگوئی نہ ہوتی تو یہ طوفانِ مخالفت جو اٹھا تھا اور تمام پنجاب اور ہندوستان کے لوگ مجھ سے ایسے بگڑ گئے تھے جو مجھے پیروں کے نیچے کچلنا چاہتے تھے۔ ضرور تھا کہ وہ لوگ اپنی جان توڑ کوششوں میں کامیاب ہو جاتے اور مجھے تباہ کر دیتے لیکن وہ سب کے سب نامراد رہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ اُن کا اس قدر شور اور میرے تباہ کرنے کے لئے اس قدر کوشش اور یہ پُرزور طوفان جو میری مخالفت میں پیدا ہوا یہ اس لئے نہیں تھا کہ خدا نے مجھے تباہ کرنے کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس لئے تھا کہ خدا تعالیٰ کی شان ظاہر ہو اور تا خدائے قادر جو کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں کے مقابل اپنی طاقت اور قوت دکھلاوے اور اپنی قدرت کا نشان ظاہر کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جبکہ میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شورِ بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم کے اوپر پھر گیا۔ پھر بھی ان صدمات سے بچ جاؤں گا؟ اور وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہیں ہوا بلکہ بڑھا۔ پھلا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ (اب تیس لاکھ) انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اے لوگو کبھی تو خدا سے شرم کرو۔ کیا اس کی نظیر کسی مفتری کے سوانح میں پیش کر سکتے ہو۔"

مخالفین کا اعتراف

آج کا یہ عظیم الشان اجتماع جماعت کی روز افزوں ترقی۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے پیش کردہ حقائق کی صحت۔ آپ کے بیان کردہ نظریات کی مقبولیت آج شرق سے لے کر غرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اکنافِ عالم میں نظر آ رہی ہے۔ آپؑ کے مخلصین کے نفوس و اموال میں برکت۔ جماعتی اتحاد میں مضبوطی۔ اخلاقی اقدار میں ترقی اور قربانیوں میں زبردست اضافہ اور ہر جہت سے خدائی وعدہ کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت میں وسعت۔ سلسلہ احمدیہ کی ایسی نصرت اور تائید کہ افقِ عالم پر اس غلبہ کے آثار نمایاں طور پر نظر آنے لگے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کا نفوذ اقصائے عالم تک پھیلتا دکھائی دے رہا ہے اور تمام مخالفتیں اور شورشیں اندرونی و بیرونی ناکامی اور نامرادی کا سامنا کر رہی ہیں۔ اور خود دشمنانِ احمدیت اور عدوانِ صداقت اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور ان کی زباتوں پر خدائی حکمت سے حق جاری ہو گیا ہے۔

مسیحی سہ ماہی رسالہ "ھما" جبل پور (بھارت) لکھتا ہے:۔

"جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم بانیٔ سلسلہ احمدیہ و مدعیٔ مسیح موعود دمِ واپسیں تک ایک طرف مسیحی مناظرین سے نبرد آزما تھے دوسری طرف قرآنی الفاظ کی عجیب و غریب صرفی و نحوی موشگافیاں کر کے دیگر مسائل کی طرح وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ پر بڑے بڑے صاحبِ جُبّہ و دستار مولویوں کو اپنی غیر معمولی قرآنی بصیرت اور علمِ کلام پر عبور ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے جید علماءِ اسلام کو اپنے دلائل و براہین کی ندرت اور معقولات و منقولات پر بے پناہ قدرت و دستگاہ سے حواس باختہ کر دیا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر مکتبِ فکر کے ملاؤں کی شدید مخالفت کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور اپنے پیچھے ایک بڑی فعال و جاں نثار جماعت دُنیا میں چھوڑ گئے۔"

(ھما اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۵)

(رسالہ الفرقان مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۹)

ایک اور چوٹی کے مخالف اور احمدیت کے معاند اپنے اخبار "المنبر" میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقوےٰ۔ تعلق باللہ۔ دیانت۔ خلوص۔ علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین دہلوی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفر لہم کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ

مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔

اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں اُن کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں

..... ۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۵۷-۵۶ء کا بجٹ ۲۵ لاکھ روپے کا ہو۔

پاکستان سے باہر دنیا کے کم و بیش تیس ممالک میں قادیانی جماعتیں منظم موجود ہیں اور ان میں سے اکثر ایسے ملک ہیں جن کے قادیانی عقیدہ رکھنے والے صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام لاکھوں روپے کی جائدیں وقف کر رکھی ہیں۔"

(ہفت روزہ "المنبر" لائل پور ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

پھر انہوں نے ہی ۱۵-اپریل ۱۹۶۶ء کو جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کے سالانہ بجٹ اناسی ۷۹ لاکھ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"یہ بجٹ مرکزی جماعت کا ہے۔ جن جن جماعتوں سے اس بجٹ کی رقم وصول کی جائے گی ان کے بجٹ الگ ہیں۔ یوں سمجھئے کہ ہر مقامی قادیانی جماعت اگر ایک ہزار مرکز میں بھیجے گی تو کم از کم دو ہزار وہ اپنے ہاں بھی خرچ کرے گی۔ اس اعتبار سے قادیانی امت کا سالانہ بجٹ کم از کم دو کروڑ چالیس لاکھ کے لگ بھگ ہو گا ..... اگر غیر مسلموں کو قادیانی بنانے کے لئے یہ کچھ ہو رہا ہے تو انہیں مسلمان بنانے کے لئے کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ کیا آپ اس عنوان پر سوچنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟"

(المنبر ۱۵-اپریل ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالےٰ کی یہ غیر معمولی تائید اور نصرت کا سلسلہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی کو ثابت نہیں کرتا!

پس یہ حقیقت ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے رسولوں کی خاص تائید و نصرت فرماتا ہے اور اپنے پختہ اصول کے مطابق انہیں انتہائی کس مپرسی کے حالات سے اُٹھاتا اور آسمانِ رفعت پر جلوہ افروز کرتا ہے اور انہیں غلبہ و تقویت عطا فرماتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے رسولوں کے غلبہ میں روک پیدا کر سکے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آئے اور اُسکے بھیجے ہوئے برحق مسیح موعود اور مامور من اللہ تھے اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو غلبہ بخشا اور انتہائی کس مپرسی اور کمزوری کی حالت سے اٹھا کر تقویت و رفعت اور غلبہ کی اعلےٰ منازل پر پہنچایا۔ خدا تعالےٰ کی خصوصی تائید اور غلبہ کے پیشِ نظر آپ نے تمام مخالفین کو خواہ وہ عوام ہوں یا خواص، علماء ہوں یا بادشاہ مخاطب کرتے ہوئے نہایت تحدّی کے ساتھ ایمان افروز انداز میں فرمایا:۔

"لٹھا کرو۔ جس قدر چاہو
گالیاں دو۔ جس قدر چاہو
ایذاء اور تکلیف دہی کے
منصوبے سوچو اور میرے
استیصال کے لئے ہر قسم
اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔
مگر یاد رکھو عنقریب خدا
تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا
ہاتھ غالب ہے۔"

(اربعین ص۳)

خدا کا غالب ہاتھ اپنے برگزیدہ بندوں اور اپنے پیارے فرستادوں کی تائید و نصرت اور اپنے وعدہ کے مطابق انہیں غلبہ دینے کے لئے عجائبات دکھاتا ہے اور مخالفوں کی تمام مخالفتیں اور سازشیں دائیگاں جاتی ہیں۔ اور خدا کے غالب ہاتھ کا لگایا ہوا آسمانی پودا آخر پھلتا اور پھولتا ہے اور ایک مضبوط تناور درخت ہو جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں۔ سامعین ذرا توجہ سے سُنیں:۔

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ اگر اُن کے پہلے اور اگلے پچھلے اور اُن کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے مُنہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو اور وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔"

(ضمیمہ اربعین ص۴)

پس خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کو اور آپ کے سلسلہ کو اللہ تعالےٰ نے انتہائی بے بسی اور انتہائی مشکلات و مخالفتوں کے باوجود غیر معمولی غلبہ اور فوقیت عطا فرمائی ہے اور یہ آپ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے۔ مبارک ہیں وہ جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اُس کے پاک مسیحؑ کی صداقت کو تسلیم کرتے اور آپ کی جماعت میں داخل ہو کر آسمانی آقا کی رضامندی کو حاصل کرتے ہیں۔

ابھی یہ اس کامل اور حقیقی غلبہ کے آثار ہیں لیکن احمدیت کے دائمی اور شاندار اور من کل الوجوہ حقیقی غلبہ و اقتدار کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ خدائے علیم و خبیر کے حکم سے فرما چکے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔

..... ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا

..... خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ ص۲۱)

پھر آپ نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں آسمانی وعدوں کا جو احمدیت کے غلبہ سے تعلق رکھتے ہیں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو! وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزّت سے یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلے میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۴-۶۵)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس لئے بارہ ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ آف نوشہرہ کا ذکرِ خیر

(مکرم مرزا مبارک احمد صاحب)

خاکسار کے دادا جان محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ۲ دسمبر کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ اس علاقے کے مشہور وکیل تھے اور قادیانی وکیل کے نام سے معروف تھے۔ ۴۰ سال سے متواتر مقامی جماعت احمدیہ کے امیر چلے آ رہے تھے۔

آپ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۹۶ء کو موضع پنڈی لالہ ضلع گجرات کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ دتا تھا جو اپنی خوش اخلاقی اور دیانت داری کی وجہ سے گاؤں میں ہر دلعزیز تھے۔ محترمی دادا جان اپنی ڈائری میں ان کے متعلق لکھتے ہیں "علم سے بہت پیار رکھتے تھے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ میری اولاد علم حاصل کرے۔ چنانچہ آپ نے تینوں بیٹوں مرزا غلام نبی صاحب مرزا غلام رسول صاحب اور مرزا غلام قادر صاحب کو اپنی زندگی میں مدرسہ میں بٹھلایا۔ حالات زمانہ کچھ زیادہ موافق نہ تھے۔ باہر سے کسی امداد کی توقع نہ تھی بے سروسامانی کی حالت میں تنگیوں کا آنا کوئی مشکل امر نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صبر و استقلال کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ ایک طرف اگر انتہائی قربانی و ایثار سے کام لیا۔ تو دوسری طرف خدا کے بزرگ بندوں سے دست بدعا رہے۔ آپ کی درد بھری دعائیں بارگاہ الٰہی میں سنی گئیں۔ اور آخر کار رنگ لائیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے اپنے نور چشموں کو علم کے نور سے منور دیکھا آخری ایام میں بخار سے بیمار ہوئے۔ آٹھ یوم بیمار رہ کر ۵ جون ۱۹۰۳ء اس دار فانی سے رحلت ہوئے۔"

جب محترمی دادا جان کے والد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر صرف سات سال تھی۔ آپ کو چند ماہ بعد اپنے دوسرے بھائی غلام قادر صاحب کی وفات کا بھی صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت مرزا غلام نبی صاحب اور پھر حضرت مرزا غلام رسول صاحبؓ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کی۔ خدا نے آپ کو ایک اچھا ذہن عطا کیا تھا۔ اور پھر والد مرحوم کی دعائیں بھی ملیں آپ ہمیشہ اپنی کلاس میں اول آتے اور وظیفہ حاصل کرتے۔ چنانچہ چھٹی سے بی اے تک تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔ بچپن سے ہی ورزش کے عادی تھے اور کھیلوں سے دلچسپی رکھتے چنانچہ سکول میں اور پھر کالج میں آپ گیموں میں حصہ لیا کرتے کالج میں ہاکی ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی صحت شروع ہی سے اچھی رہی۔ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ گاؤں کے سکول کے لڑکے ہاکی کھیل رہے تھے۔ اور میں ایک طرف کھڑا اُن کو دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔ اتنے میں بڑے بھائی جان کا ادھر سے گذر ہوا انہوں نے سختی سے فرمایا دیکھتے کیوں ہو۔ کھیلو! فرماتے کہ اسی دن سے میں نے کھیلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

۱۹۱۱ء میں جب کہ آپ چھٹی جماعت میں ہی تھے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کو پہلی دفعہ ۱۹۱۷ء میں قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے سرگودھا میں وکالت کا کام شروع کیا۔ دو سال بعد نوشہرہ چھاؤنی آ گئے۔ اور تاحیات وہیں وکالت کرتے رہے۔ آپ اس علاقہ کے مشہور وکیل تھے خاص کر کسانوں کے مقدمات میں آپ بہت مشہور اور قابل وکیل سمجھے جاتے اور وہ آپ ہی کو اپنے مقدمات سپرد کرنا پسند کرتے تھے۔ ۱۹۳۴ء سے بار ایسوسی ایشن نوشہرہ کے پریذیڈنٹ چلے آ رہے تھے۔ لیکن گذشتہ سال جب جماعت کا کام مقدموں کی وجہ سے بڑھ گیا تو آپ نے بار کی پریذیڈنٹ شپ سے استعفیٰ دیدیا۔

۱۹۳۰ء میں آپ نوشہرہ چھاؤنی کی احمدیہ جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور ۱۹۳۱ میں پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے وائس پریذیڈنٹ۔ آپ نے اور بھی مختلف جماعتی عہدوں پر دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

نوشہرہ کی جماعت کی تنظیم اور تشکیل آپ ہی کے محنت کا ثمرہ ہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اور جب بھی موقع ملتا اسلام اور احمدیت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش فرماتے آپ بہت خوش اخلاق۔ ملنسار تھے کبھی تو خوش مزاجی سے گفتگو نہ فرماتے ہمیشہ محبت اور نرمی سے گفتگو کرتے بہت محنتی تھے۔ کسی کی تکلیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ محلہ والے آپ کی عزت کرتے اور اپنی مشکلات آپ سے بیان کرتے۔ اگرچہ خدا نے آپ کو مالی لحاظ سے بہت وسعت دی تھی۔ لیکن آپ نے کبھی تعیش کو پسند نہ فرمایا۔ اور کبر و غرور کا نام تک نہ تھا۔

شروع شروع میں جب کہ آپ نوشہرہ آئے تو آپ نے ایک کرایہ کا مکان لیا جو نوشہرہ میں بازار اور فوڑ (سیلابی ندی) کے کنارے تھا۔ وہاں آپ بڑی مدت رہے قریبی احمدی مغرب کی نماز آپ کے ہاں پڑھتے۔ پھر جمعہ کی نماز بھی آپ کے مکان پر ہونے لگی۔ کیونکہ یہاں کوئی احمدیہ مسجد نہ تھی اور احمدی ایک کرایہ کے مکان میں نمازیں ادا کرتے۔ لیکن بعد میں مخالفین کے اُکسانے پر وہ مکان مالک مکان نے لے لیا۔ جب آپ نے اپنا مکان تعمیر کیا تو پھر وہاں جماعت کے اجلاس ہوتے۔ اور جمعہ کی نماز پڑھی جاتی رہی۔ مفسدوں نے کئی بار گھر پر فساد کرنے کی کوشش کی اور آپ کے خلاف کئی سازشیں تیار کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کی حفاظت کی۔ اب بھی آپ کی فائلوں میں کئی ایسے خطوط پڑے ہیں جو شرپسندوں نے آپ کو ڈرانے دھمکانے کے لئے بھیجے لیکن آپ نے کبھی ان لوگوں کی پرواہ نہ کی اور خدا سے دعائیں کرتے رہے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ تعالیٰ پراونشل امیر سابق صوبہ سرحد کی بڑی خواہش تھی کہ کسی طرح نوشہرہ میں احمدیہ مسجد تعمیر ہو جائے چنانچہ آپ تاحیات اس بات کی کوشش کرتے رہے۔ جب پچھلے سال چند کوارٹر انجمن احمدیہ کے تعمیر ہوئے تو آپ کو بہت خوشی ہوئی۔ فرماتے ایک طرف تو خوشی ہے۔ اور خدا کی حمد سے دل لبریز۔ لیکن دوسری طرف افسوس بھی ہے کہ آپ کے مکان میں اب احباب نماز نہیں پڑھیں گے آپ جماعت کے چندوں کا حساب بہت احتیاط سے رکھتے اور ایک پائی کو ضائع نہ ہونے دیتے۔ مقامی سیکرٹری صاحب مال کی رپورٹ ہے کہ جس طریق سے آپ حساب رکھتے مرکز سے آنے والے انسپکٹر ان کو چیک کرنے میں بہت آسانی ہوتی اور وہ آپ کے طریق کو نقل کر کے لے جاتے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اپنی کتاب تاریخ احمدیہ (ضلع پشاور) میں لکھتے ہیں:-

"جس طرح حکومت کو انکم ٹیکس دیانت داری سے ادا کرتے ہیں اور حکام اُن کے حسابات رکھنے کی تعریف کرتے ہیں اسی طرح جماعت کی مختلف مدات میں چندہ ادا کرتے ہیں اور موصی بھی ہیں"

دیکھو صفحہ نمبر ۲۷۰ / ۲۷۱ (باقی)

جیت اُس کی ہے جو وقت کی قدر کرے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا:-

"جیت اُسی کی ہے جو وقت کی قدر کرے"

اس چھوٹے سے مگر بڑے ہی پیارے جواہر پارے کی روشنی میں اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی گذری ہوئی زندگی کا جائزہ لے کہ آیا واقعی اس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسی "معیار" پر گذارا یا گذارنے کی کوشش کی تو اسی کا دل اس کو صحیح فیصلہ پر پہنچا دے گا۔ مگر زندگی کے جو لمحات گذر گئے وہ ہمیشہ کے لئے گذر گئے۔ اب بھی توفیق دینا یا نہ دینا ہمارے قادر خدا کا کام ہے۔ مگر ہمارا فرض تو یہ ہے کہ اس نئے سال کی ابتداء پر زندگی کے اس مرحلہ پر ہی عزم تو کریں کہ ہم اپنی زندگی باقیماندہ ہر لمحہ حضور کے بیان فرمودہ "معیار" کی روشنی میں گزارنے کی سعی کریں گے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(نائب قائد ایثار)

مجالس خدام الاحمدیہ جنوری ۱۹۶۸ء کی رپورٹ بھجوائیں

ماہ جنوری ختم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ماہ جنوری کی رپورٹ مقررہ فارم پر ۱۰ فروری تک ضرور مرکز کو روانہ کر دیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تعجیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ایم محمد عثمان ولد محمد علی صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد صرف ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں نازیت دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ آمد کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۲۸/۵/۶۷ ھ

العبد:- ایم عبدالرحمان

۱- گواہ شد:- ایم منور احمد

۲- گواہ شد:- ایم نور احمد (فرزند عبدالرحمان)

۳- گواہ شد:- ایم محمود احمد (فرزند عبدالرحمان)

۴- گواہ شد:- ایم محمد عثمان جنرل مرچنٹ سورب

وصیت ۱۳۶۷ء

میں زبیدہ خاتون بیوہ عابد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۹۳۷ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے۔ اور اس وقت میری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ آمد کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد:- ایم محمد عثمان موصی ۲۸/۵/۶۷

گواہ شد:- خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:- ایم عبدالرحمان (احمدی سرب)

گواہ شد:- ایم منور احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

گواہ شد:- نثار احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ایم عبدالرحمان ولد محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں نازیت دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد:- ایم محمد عثمان موصی ۲۸/۵/۶۷

گواہ شد:- خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:- ایم عبدالرحمان (احمدی سرب)

گواہ شد:- ایم منور احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

گواہ شد:- نثار احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ایم محمد عثمان ولد محمد علی صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد صرف ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں نازیت دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد:- ایم محمد عثمان موصی ۲۸/۵/۶۷

گواہ شد:- خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:- ایم عبدالرحمان (احمدی سرب)

گواہ شد:- ایم منور احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

گواہ شد:- نثار احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ایم محمد عثمان ولد محمد علی صاحب قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد صرف ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں نازیت دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد:- ایم محمد عثمان موصی ۲۸/۵/۶۷

گواہ شد:- خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:- ایم عبدالرحمان (احمدی سرب)

گواہ شد:- ایم منور احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

گواہ شد:- نثار احمد (فرزند ایم محمد عثمان صاحب)

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ایم عبدالرحمان ولد محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن سرب ڈاکخانہ سرب ضلع شیموگہ صوبہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ایک رہائشی مکان ہے اور اس کا میں واحد مالک ہوں یہ مکان سرب ٹاؤن میں برلب میونسپل روڈ واقع ہے۔ جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ اور چوڑائی ۲۵ فٹ ہے اس کے شمال میں بنجر زمین بکیا نامی ہندو کی ہے۔ مشرق میں نور احمد صاحب فرزند خالق رکی ایک قطعہ زمین ہے۔ مغرب میں حضرت صاحب نامی شخص کا مکان ہے جنوب میں میونسپل روڈ ہے۔ اس کی قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تجارت کے ذریعہ ہے اور اس وقت میری ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں نازیت دینی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی اور رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ آمد کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۲۸/۵/۶۷ ھ

العبد:- ایم عبدالرحمان

۱- گواہ شد:- ایم منور احمد

۲- گواہ شد:- ایم نور احمد (فرزند عبدالرحمان)

۳- گواہ شد:- ایم محمود احمد (فرزند عبدالرحمان)

۴- گواہ شد:- ایم محمد عثمان جنرل مرچنٹ سورب

وصیت ۱۳۶۷ء

میں زبیدہ خاتون بیوہ عابد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:

نقد دو روپیہ میرے پاس پانچ سو روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی آمد ہے۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:- زبیدہ خاتون موصیہ

گواہ شد:- فیض احمد گجراتی درویش ولد حافظ غلام غوث صاحب مرحوم بقلم خود ساکن قادیان محلہ احمدیہ ۶۷/۶/۱۶ الامتہ

گواہ شد:- غلام قادر ولد عبدالغفار صاحب درویش سکنہ قادیان ۶۷/۶/۱۶

گواہ شد:- خالد حسین ولد عابد حسین پسر موصیہ ساکن قادیان محلہ احمدیہ ۶۷/۶/۱۶

وصیت ۱۳۶۷ء

میں ناصرہ رضوانہ بنت مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ متعلمہ عمر سولہ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

زیور طلائی۔ کرن جھمکے ایک جوڑی ایک عدد گلے کی چین۔ ایک عدد انگوٹھی جملہ وزنی تین تولے قیمتی چار صد اسی روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میری یہ وصیت اس جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر بھی حاوی ہوگی۔ جو آئندہ میری ملکیت ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الامتہ:- خاکسارہ ناصرہ رضوانہ ۲۲/۱۰/۶۷

گواہ شد:- بشیر احمد بی ایم

(بی ایم بشیر احمد صاحب والد موصیہ)

گواہ شد:- حکیم محمد دین عفی عنہ

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور

وصیت ۱۳۶۸ء

میں رضیہ بیگم زوجہ محترم محمد شفیع اللہ صاحب پسر مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر تینتیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور شہر ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:-

(۱) رقبہ ۵ ۴ × ۷۰ فٹ واقع بنگا سندرا ایوٹ۔ بنگلور نمبری ۱۵/۳ قیمتی ایک ہزار روپے جو میرے خاوند نے مجھے میرے دو ہزار روپیہ کو شامل کر کے دی ہے

(۲) طلائی زیور بہ تفصیل ذیل:-

۱- آٹھ عدد چوڑیاں وزنی اندازاً پانچ تولہ قیمتی سات سو روپیہ

۲- نکلس تین عدد وزنی سوا آٹھ تولہ قیمتی دو ہزار سات صد روپیہ

۳- کراچی ہار وزنی پونے تین تولے قیمتی چودہ سو روپیہ

۴- بیاں وزنی تین تولے قیمتی چھ صد روپیہ

۵- انگوٹھی چھ عدد وزنی اندازاً چار تولہ قیمتی پانصد روپیہ۔

۶- نارہ ایک عدد وزنی پون تولہ قیمتی یکصد روپیہ۔

کل میزان: تیرہ ہزار دو صد روپیہ

میں اپنی اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:- رضیہ بیگم ۲۲/۱۰/۱۹۶۷

پتہ: c/o m. shafiullah sh
6-51 Fort "D" St
Bangalore-2 (mysore state)

گواہ شد:- محمد شفیع اللہ صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور 23/10/67

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے نائب وکیل المال نزیل بنگلور ۲۳/۱۰/۶۷

درخواست دعا

(۱) مکرم چوہدری سجاد احمد صاحب منہاس ریجنل مینیجر مسلم انشورنس کمپنی ملتان کے دو بیٹے وقار احمد صاحب اور فاروق احمد صاحب زخمی ہو گئے ہیں۔ دونوں بچے اب نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت بچوں کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالشکور شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

(۲) میری بیوی ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرما دے۔ آمین۔

حکیم محمود احمد مسلم وقف جدید

(۳) خاکسارہ کی والدہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب شہید عمر چھ سال سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہیں جس کے بعد انفلوئنزا ہو گیا۔ اب شدید نقاہت اور کمزوری ہے۔ نیز میرے خسر حکیم سید میر احمد صاحب ہوشیارپوری پیشاب کی بیماری میں عرصہ سے مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید مبشر احمد ایاز ہوشیارپور)

درخواستِ دُعا

جن جماعتوں نے سال رواں کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کا تدریجی بجٹ پورا کر لیا ہے۔ یعنی سالانہ بجٹ میں سے کم از کم تین چوتھائی حصہ ادا کر دیا ہے ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے۔ ان جماعتوں کی فہرست نیچے درج ہے تا احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دین و دنیا کی برکات سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی راہ میں قدم مارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے دوسری جماعتیں جو ابھی تدریجی بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب صدر انجمن کے مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ ان چند دن کی وصول کے لئے اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ فہرست جماعت ہائے احمدیہ جو چندہ عام و حصہ آمد اور جلسہ سالانہ اور چندہ جات کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔

ضلع جھنگ :- لولہ۔ پیلو والی سیداں
" سرگودھا۔ چک ۳۵۔ ش
" میانوالی : چک ۳۷ ایم ایل اے
" گجرات :- بھلیر۔ مکھیانہ
" لائل پور :- چک ۶۴۶ گ۔ ب ٹھٹھہ کالو
چک ۸۴ گ۔ ب
" گوجرانوالہ :- بھاکا بھٹیاں۔ کوٹ شاہ عالم
کولو تارڑ۔ دو لوالی۔
آزاد کشمیر :- چونارڑی
ضلع سیالکوٹ :- لبے چانگریاں۔ بغوطفتح گڑھ
دانہ زید کا۔ شکر گڑھ۔ ضلع ساہیوال۔
چک ۷۔ آئی اے ایل۔
" مظفر گڑھ :- چک ۳/۴۔ آر چک ۱۰۹ ٹی ڈی اے
" ملتان :- دنیا پور۔ چک ۱۰۱/۱۵۔ ایل
نصرت آباد۔ چک ۱۷۰/۱۰۔ آر
" بہاولنگر :- چک ۱۶۰/۷۔ آر چک ۱۶۹/۷۔ آر
چک ۱۶۰/مراد۔ چک ۵۴/۴۔ آر
" بہاولپور :-
چک ۱۲۵/ڈی۔ این۔ بی۔
" رحیم یار خان :- چک ۶۵ پی۔
" خیرپور :- گوٹھ علی محمد جٹ
" نواب شاہ :- قمر آباد۔

مشرقی پاکستان :- کھلنا۔

(ب) جماعت ہائے احمدیہ جو چندہ عام و حصہ آمد سو فیصدی اور چندہ جلسہ سالانہ تین چوتھائی بجٹ پورا کر چکی ہیں :-

ضلع لائل پور :-
منڈی روڈالہ روڈ
" ساہیوال :- چک ۵۰/۱۲۔ ایل
" سیالکوٹ :- بھاڈیوالہ۔ مانگا۔
گھٹیالیاں ٹاؤن۔ مینو والی۔
" تھرپارکر :- شریف آباد
" رحیم یار خان : بستی اللہ بخش۔

(ج) جماعت ہائے احمدیہ جو چندہ عام و حصہ آمد تین چوتھائی اور چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی بجٹ پورا کر چکی ہیں :-

ضلع سرگودھا :- مڈھ رانجھا
" لاہور :- للیانی
" لائل پور :-
چک ۲۶۔ ج۔ ب خورد
چک ۲۲۷۔ د۔ ب۔ بیتلاں
چک ۲۸۳۔ ج۔ ب۔ غوث پور
چک ۲۸۷۔ ب۔ اللہ آباد
چک ۵۶۵ گ۔ ب۔
چک ۵۵۹ گ۔ ب احمد آباد
" شیخوپورہ :- سرائے

(باقی)

مجلس مشاورت

1646

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۵۔ ۶۔ ۷۔ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار۔ منعقد ہوگی۔

جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں و دیعتوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً

۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین
پلگ ووپن ذ مالہ و پورسلین

۱۵ ایمپیر شوتھری پن
ہینڈل شو و پن،

شفیع سنز انڈسٹریز، سمالی انڈسٹری سٹیٹ، سیالکوٹ

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیز علی اسد اللہ جو چوہدری اللہ بخش مرحوم و مغفور سابق مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کا پوتا ہے کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ الودود نے عزیزہ بشریٰ خانم ایم اے بی ایڈ بنت مکرم ڈاکٹر ملک غلام احمد صاحب کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے مہر بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر و عصر فرمایا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ (محمد عطاء اللہ چوہدری ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول لاہور)

درخواست دعا

مکرم محمد عبد اللہ خان صاحب ابن حاجی صاحب نواز خان صاحب سیکرٹری ایریا ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(ایم۔ الیس۔ اختر۔ ربوہ)

کامیاب اور مقبول

جناب محمد خان صاحب راجپوت جیمس آباد لکھتے ہیں:۔

اکسیر ایجارہ

بڑی کامیاب اور مقبول ہوئی ہے۔ فی پیکٹ ایک روپیہ فی درجن ۸/ دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک ۵۰/ (اینڈو لین) ادویات کا لٹریچر مفت

ڈاکٹر ایچ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود، گنج مارکیٹ ربوہ — بار عایت دام

قرآن سے محبت کرو اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو

اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی عظمت و شوکت اور اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جو شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس کا علم خواہ کتنا تھوڑا ہو وہ اگر قرآن کریم کے ساتھ موانست رکھتا ہے تو اس کا دماغ اپنی ضرورت کے مطابق قرآن کریم سے چیزیں لے لیتا ہے کیونکہ قرآن کریم کی مثال دُنیا کی ہے جس کے جنگلوں میں تم جاتے ہو اور اپنی ضرورت کے مطابق کوئی نہ کوئی درخت کاٹ لاتے ہو لیکن اس کے اندر پائی جانے والی دھاتوں کی اصلیت تمہیں معلوم نہیں ہوتی۔ اسیطرح قرآنی علوم کو سمجھنے والے افراد قرآن کے سمجھنے میں دوسروں کے ممد تو ہو سکتے ہیں لیکن قرآن کریم کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم کا قرآن کریم ہی ہے۔ بڑے سے بڑا مفسر بلکہ ایک نبی بھی اس کا موید، معین اور ناصر تو ہے اس کا قائم مقام نہیں۔ حتیٰ کہ وہ وجود خود قرآن تھا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بھی اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ وہ زمین جس میں یورینیم پائی جاتی ہے جس سے ایٹم بنتا ہے وہ ساری چیزیں کو نہیں جانتی وہ ماں بھی بچے کو پوری طرح نہیں جانتی جس نے ۹ ماہ تک بچے کو پیٹ میں رکھا ہو۔ قرآن قرآن ہی ہے اور انسان انسان ہی ہے۔ ہر موقعہ ہر ضرورت ہر جذبہ اور ہر فکر کی تبدیلی پر قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے ایک نیا روپ بنتا ہے۔ وہ ہر شخص کے لئے نیا دروازہ کھولتا ہے جو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے پس قرآن کریم کے ساتھ محبت اور پیار کرو اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ باقی سلسلہ احمدیہ نے قرآن کریم کی اسی فضیلت کا اپنے ایک شعر میں اس طرح ذکر فرمایا ہے ؎

پہلے سمجھے تھے کہ موسےٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یعنی پہلے ہم نے یہ سمجھا کہ جس طرح موسےٰ کا عصا ساحروں کے سانپ نگل گیا تھا اسیطرح قرآن کریم بھی اپنے دلائل اور براہین اور معجزات و نشانات کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کے پھیلائے ہوئے جالوں کو تار تار کر دیتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اسے موسےٰ کے عصا کے ساتھ مشابہت ہے لیکن جب ہم نے زیادہ غور کیا اور قرآن کریم کے مطالب پر گہری نگاہ ڈالی تو ہمیں نظر آیا کہ قرآن کریم موسےٰ کے عصا سے لاکھوں گنا بڑھ کر ہے۔ کیونکہ موسےٰ کے عصا سے تو صرف ساحروں کا بھانڈا پھوٹا اور ان کے سانپ فنا ہو گئے۔ مگر قرآن کریم نہ صرف دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے ہر وقت ایک چوکس اور ہشیار جرنیل کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے بلکہ اس کا ایک ایک لفظ مردوں کو زندہ کرنے والا اور ان کے اندر زندگی کی تازہ روح پھونکنے والا ہے۔"

(تفسیر کبیر)

شکریۂ احباب

میری اہلیہ صاحبہ کی وفات پر احباب جماعت نے برادرانہ اخوت اور جذبہ کے ماتحت جس طرح ہمدردی اور غمخواری کا اظہار کیا ہے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں اور ان سب احباب کا دل سے شکر گزار ہوں بہت سے احباب نے گھر پر تشریف لا کر اور بہت سے احباب نے خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت فرمایا میں سب احباب کو فرداً فرداً شکریہ کے خطوط بھی تحریر نہیں کر سکا میں اپنی اس تحریر کے ذریعہ ایسے سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب میری اہلیہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور مجھے اور میری اولاد کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین (عنایت اللہ بہلول پوری۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کا اعلامیہ

راولپنڈی ۱۴ فروری۔ جشن نزول قرآن کے سلسلے میں ہونے والی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس نے کل متفقہ طور پر ایک اعلان منظور کیا ہے جس میں کشمیر، فلسطین، قبرص، اریٹیریا اور صومالیہ کے تنازعات کو عالم اسلام کے مشترکہ مسائل قرار دیا گیا ہے اور اسلامی حکومتوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے مشترکہ طور پر کوشش کریں۔ اعلان میں دنیا کے بعض حصوں میں مسلمانوں کے قتل عام عرب علاقوں اور بالخصوص بیت المقدس پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضے کی شدید مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے قبلہ اوّل کو واپس لینے کے لئے سارے عالم اسلام کو ٹھوس کوششیں کرنی چاہئیں۔ یہ اعلان چار روزہ اجلاس کے اختتام پر کانفرنس کے شرکاء کی رضامندی سے جاری کیا گیا اور اسے مرکزی وزیر قانون سید محمد ظفر نے پڑھ کر سنایا۔ مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین نے اجلاس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ جموں و کشمیر، فلسطین، قبرص اور صومالی لینڈ کے مسلمانوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ مسلمان حکومتوں کو چاہیئے کہ ان مسلمانوں کے حقوق بحال کرانے کے مسئلہ کو اوّلین حیثیت دیں۔ کانفرنس نے دنیا کے بعض دوسرے مقامات پر بھی مسلمانوں کے قتل عام اور استیصال کی بھی مذمت کی۔

کانفرنس نے عالم اسلام کے تمام مسائل اور اسلامی مفکرین کی ذمہ داریوں کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ کانفرنس نے یہ رائے ظاہر کی کہ فنی سائنسی سماجی اقتصادی اور منطقی تقاضے یہ ہیں کہ مسلمان نہ صرف مادی اور روحانی ترقی پر توجہ دیں بلکہ اس دور کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں جو قرآن کریم کے چودہ سویں جشن نزول کے بعد شروع ہو رہا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ کانفرنس نے تبلیغ کی عظیم ضرورت کا احساس بھی کیا اور تجویز پیش کی کہ طلباء، اساتذہ، ادباء محققین، کتابوں، مسودات اور رسالوں وغیرہ کا تبادلہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی عالمی خبر رساں ایجنسی قائم کی جائے۔ کانفرنس نے رائے ظاہر کی کہ قرآن حکیم کے اصولوں کے عین مطابق اسلامی نظریات کا پرچار کیا جائے اس تبلیغ سے مسلمانوں کی خوش حالی، امن، قومی سلامتی اور تمام حقوق کی بحالی کے لئے راستہ ہموار ہونا چاہیئے۔ کانفرنس نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر خاص توجہ دیتے ہوئے اسلام کے دقیق مطالعہ سے ہی ترقی کا اسلامی دور لایا جا سکتا ہے۔ عالم اسلام اس بنیادی مسئلہ پر متفق ہے۔

پیرزادہ کا اعلان

راولپنڈی ۱۴ فروری۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے بھارتی رہنماؤں کو خبردار کیا ہے کہ وہ کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضے کو حقیقت نہ سمجھیں۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ بھارت کتنے ہی جنگی طیارے ٹینک توپیں اور دوسرا اسلحہ حاصل کیوں نہ کر لے کشمیر کا فیصلہ بالآخر کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق ہوگا۔

انہوں نے کل راولپنڈی میں ایک بیان جاری کیا جس میں بھارتی وزیر داخلہ مسٹر چوہان کے اس دعوے کو جھٹلایا گیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا کوئی وجود نہیں۔

ایرانی فضائیہ کے کمانڈر حادثہ میں جاں بحق ہو گئے

تہران ۱۴ فروری۔ ایرانی فضائیہ کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل میر منصور مطہری آج طیارے کے حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ یہ حادثہ ہمدان کے قریب ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ مطہری فضائیہ کے جیٹ طیارے میں ہمدان جا رہے تھے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے ان کا طیارہ ہمدان سے اسی میل دور شمال مشرق میں گر کر تباہ ہو گیا

چھاپہ ماروں نے ہوئے پر دوبارہ قبضہ کر لیا

سائیگون ۱۴ فروری۔ چھاپہ ماروں نے سابق شاہی دارالحکومت ہوئے پر امریکی فوجوں کا جوابی حملہ ناکام بنا دیا ہے اور شہر پر دوبارہ مکمل قبضہ کر لیا ہے پرسوں امریکیوں نے زبردست حملہ کر کے چھاپہ ماروں کو شہر سے باہر دھکیل دیا تھا۔ لیکن کل صبح ہونے سے قبل چھاپہ ماروں نے اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور قلعہ پر اپنا پرچم دوبارہ لہرا دیا۔ چھاپہ ماروں نے کل بن ہوا کے ہوائی اڈہ پر بھی خوفناک حملہ کیا۔ انہوں نے دو گھنٹہ تک راکٹ برسائے اور امریکہ کے بہت سے طیاروں کو تباہ کر دیا۔ اس اڈہ پر یہ پانچواں حملہ تھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴